بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۴۹

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

ایڈیٹر روشن دین تنویر

The Daily ALFAZL RABWAH

یوم : اتوار

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۵۹/۲۴	۲۳ ذوالحجہ ۱۳۸۹ھ ۔ یکم امان ۱۳۴۹ ہش ۔ یکم مارچ ۱۹۷۰ء	نمبر ۴۹

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۲۸ ر تبلیغ ۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ طبیعت پہلے جیسی ہی ہے ۔ ضعف کی شکایت چل رہی ہے ۔ احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کریں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضور ایدہ اللہ کو صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے ۔ آمین ۔

حضور ایدہ اللہ کی حرم محترمہ ، حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا کی طبیعت گردہ کی تکلیف کی وجہ سے ناساز ہے ۔ احبابِ جماعت حضرت سیدہ کی صحتِ کاملہ و عاجلہ کے لئے توجہ اور التزام سے دعائیں کریں ۔

ربوہ ۲۸ ر تبلیغ ۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ نے کل یہاں ناسازیٔ طبع کے باوجود مسجد مبارک میں تشریف لا کر نماز جمعہ پڑھائی ۔ حضور نے نماز سے قبل خطبہ ارشاد فرماتے ہوئے احباب کو صدر انجمن احمدیہ کے چندہ جات پوری مستعدی سے ادا کرنے اور اس طرح اللہ تعالیٰ کی رضا اور اس کی خوشنودی حاصل کرنے کی طرف توجہ دلائی ۔ حضور نے فرمایا صدر انجمن احمدیہ کا مالی سال عنقریب ختم ہونے والا ہے جماعتوں اور احباب کو چاہیئے کہ انہوں نے سالِ رواں کے لئے اللہ تعالیٰ کے حضور مالی قربانیوں کے جو وعدے کئے ہیں انہیں پورا کرنے میں کوئی دقیقہ فروگزاشت نہ کریں تاکہ بجٹ کے مطابق آمد ہو اور پھر اس کے مطابق نہایت اہم دینی کاموں پر اسے خرچ کیا جا سکے ۔ حضور نے جماعتِ احمدیہ کے قیام کے مقصد اور اس ضمن میں احبابِ جماعت کی عظیم ذمہ داریوں پر بہت موثر انداز میں روشنی ڈالی ۔ چونکہ ربوہ میں صبح سے ہی ہلکی ہلکی بارش ہو رہی تھی اور نماز کے وقت بھی گہرا ابر چھایا ہوا تھا اس لئے حضور نے خطبہ کے بعد جمعہ اور عصر کی نمازیں جمع کر کے پڑھائیں ۔

ربوہ ۲۸ ر تبلیغ ۔ کل دن بھر یہاں ہلکی ہلکی پھوار پڑتی رہی اور شام کے بعد تیز بارش ہوئی جو دو گھنٹے تک جاری رہی ۔

حضرت سیدہ امّ مظفر احمد صاحبہ رضی اللہ عنہا کے جنازہ میں شمولیت کے بعد ربوہ سے واپس آتے ہوئے سمبڑیال کے قریب لاری کو حادثہ پیش آیا جس میں مجھے بھی چوٹیں آئیں ۔ اب خدا کے فضل سے آرام ہے البتہ کمزوری ابھی چل رہی ہے ۔ احباب جماعت کی خدمت میں درخواست ہے کہ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے مکمل صحت عطا فرمائے اور اپنی حفظ و امان میں رکھے ۔ آمین ۔

(محمد امین عفی اللہ عنہ امیر جماعتہائے احمدیہ ضلع سیالکوٹ)

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

انسان کی سب سے اہم ضرورت خداشناسی ہے

جو خدا کی طرف صدق و وفا سے قدم نہیں اُٹھاتا اس کی دُعا کھلے طور پر قبول نہیں ہوتی

" یہ دنیا چند روزہ ہے اور ایسا مقام ہے کہ آخر فنا ہے ۔ اندر ہی اندر اس فنا کا سامان لگا ہوا ہے وہ اپنا کام کر رہا ہے مگر خبر نہیں ہوتی ۔ اس لئے خداشناسی کی طرف قدم جلد اُٹھانا چاہیئے ۔ خدا تعالیٰ کا مزا اسے آتا ہے جو اُسے شناخت کرے ۔ اور جو اس کی طرف صدق و وفا سے قدم نہیں اُٹھاتا اس کی دُعا کھلے طور پر قبول نہیں ہوتی اور کوئی نہ کوئی حصّہ تاریکی کا اسے لگا ہی رہتا ہے ۔ اگر خدا تعالیٰ کی طرف ذرا سی حرکت کرو گے تو وہ اس سے زیادہ تمہاری طرف حرکت کرے گا لیکن اوّل تمہاری طرف سے حرکت کا ہونا ضروری ہے ۔ یہ خام خیالی ہے کہ بلا حرکت کئے اس سے کسی قسم کی توقع رکھی جاوے ۔ یہ سنّت اللہ اسی طریق سے جاری ہے کہ ابتداء میں انسان سے ایک فعل صادر ہوتا ہے پھر اس پر خدا تعالیٰ کا ایک فعل نتیجۃً ظاہر ہوتا ہے ۔ اگر ایک شخص اپنے مکان کے کُل دروازے بند کر دے گا تو یہ بند کرنا اس کا فعل ہو گا ۔ خدا تعالیٰ کا فعل اس پر یہ ظاہر ہو گا کہ اس مکان میں اندھیرا ہو جاوے گا لیکن انسان کو اس کوچہ میں پڑ کر صبر سے کام لینا چاہیئے ۔

بعض لوگ شکایت کرتے ہیں ہم نے سب نیکیاں کیں ۔ نماز بھی پڑھی ۔ روزے بھی رکھے ۔ صدقہ خیرات بھی دیا ۔ مجاہدہ بھی کیا مگر ہمیں وصول کچھ نہیں ہوا تو ایسے لوگ شقی ازلی ہوتے ہیں کہ وہ خدا تعالیٰ کی ربوبیت پر ایمان نہیں رکھتے اور نہ انہوں نے سب اعمال خدا تعالیٰ کے لئے کئے ہوتے ہیں ۔ اگر خدا تعالیٰ کے لئے کوئی فعل کیا جاوے تو یہ ممکن نہیں ہے کہ وہ ضائع ہو اور خدا تعالیٰ اس کا اجر اسی زندگی میں نہ دیوے ۔ اسی وجہ سے اکثر لوگ شکوک و شبہات میں رہتے ہیں اور انکو خدا تعالیٰ کی ہستی کا کوئی پتہ نہیں لگتا کہ ہے بھی کہ نہیں ۔ ایک پارچہ سلا ہوا ہو تو انسان جان لیتا ہے کہ اس کا سینے والا ضرور کوئی ہے ۔ ایک گھڑی وقت دیتی ہے اگر جنگل میں بھی انسان کو مل جاوے تو وہ خیال کرے گا کہ اس کا بنانے والا ضرور ہے ۔ پس اسیطرح خدا تعالیٰ کے افعال کو دیکھو کہ اس نے کس کس قسم کی گھڑیاں بنا رکھی ہیں اور کیسے کیسے عجائباتِ قدرت ہیں ایک طرف تو اس کی ہستی کے عقلی دلائل ہیں ۔ ایک طرف نشانات ہیں وہ انسان کو منوا دیتے ہیں کہ ایک عظیم الشان قدرتوں والا خدا موجود ہے ۔"

(ملفوظات جلد ششم صفحہ ۲۲۹ - ۲۳۰)

یوم مسیح موعودؑ ـــ ۲۲ مارچ بروز اتوار

سلسلہ احمدیہ کے ریکارڈ کی رُو سے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جس دن امرِ الٰہی کے مطابق جماعتِ احمدیہ کی عملی بنیاد رکھی یعنی سلسلۂ بیعت کا آغاز فرمایا وہ ۲۰ رجب ۱۳۰۶ ہجری مطابق ۲۲ مارچ ۱۸۸۹ء بروز جمعہ تھا ۔

جماعتِ احمدیہ اس رُوحانی سلسلہ کی بنیاد رکھی جانے کی یاد ہر سال تازہ کرتی ہے امسال بھی تمام جماعت ہائے احمدیہ ۲۲ مارچ بروز اتوار " یوم مسیح موعودؑ " کے سلسلہ میں جلسے منعقد کریں اور اس دن کے شایانِ شان جلسے کریں اور رپورٹیں نظارت اصلاح و ارشاد میں بھجوائیں ۔

(ناظر اصلاح و ارشاد ۔ ربوہ)

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا ۔

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ یکم امان ۱۳۴۹ھش

[redacted]

اللہ تعالیٰ جہاں رحمٰن و رحیم ہے وہاں جبار و قہار بھی ہے

(۳)

گزشتہ اداریہ میں ہم نے واضح کیا ہے کہ کیا جن لوگوں نے حضرت گورونانک رحمۃ اللہ علیہ کو ایذائیں پہنچائیں کیا ان کی بازپرس اللہ تعالیٰ نہیں کرے گا۔ اگر یہ عقیدہ رکھا جائے کہ اللہ تعالیٰ ان کو کوئی سزا نہ دے گا اور ان کی حرکتوں کو جو وہ ظلم وستم کی صورت میں کریں گے نظرانداز کر دے گا تو اس کے یہ معنی ہوں گے کہ اللہ تعالیٰ نے ظالموں اور سفاک لوگوں کو دوسروں پر ظلم وستم کی کھلی چھٹی دے رکھی ہے اور جو کچھ وہ کریں ان کو حق۔ ایسی صورت میں بتایا جائے کہ کیا یہ دنیا ایک منٹ کے لئے بھی قائم رہ سکتی ہے۔

کیا صرف نرمی کی تعلیم جو بعض لوگوں کے نزدیک صحیح ہے جیسا کہ مثلاً انجیل کا پہاڑی وعظ۔ اور ہندوؤں کی ویدانت۔ اور ان کی دیکھا دیکھی بعض مسلمان اولیاء کی تعلیم نظر آتی ہے۔ حالانکہ اس کو سمجھنے میں اکثر غلطی کھائی جاتی ہے جیسا کہ اس دوست نے کھائی ہے جس نے "اسلام اور سکھ ازم" کتاب لکھی ہے اور جن کا نام گرمت سنگھ ہے۔ ذیل میں ہم ان کی کتاب سے متعلقہ حصہ کا ترجمہ درج کرتے ہیں۔ اصل کتاب انگریزی میں ہے اور بھارت میں شائع ہوئی ہے۔ بہرحال متعلقہ حصہ ملاحظہ فرمائیے۔ فاضل مصنف فرماتے ہیں :۔

"سکھ گوروؤں نے قرآن کریم کے بہت سے الٰہی نام اختیار کر لئے مگر انہوں نے اس کا "مضل" نام ترک کر دیا۔ فرق یہ ہے کہ سکھ ازم کے نزدیک جیسا کہ گورونانک نے کہا ہے

اللہ تعالیٰ ہمیشہ رحیم ہے

انسان کی بڑی روحانی غلطیوں میں ایک یہ ہے کہ انہوں نے اللہ تعالیٰ کو بجائے محبت کے خوفناک ہستی تصور کر لیا۔ قرآن کریم کے نزدیک بیشک اللہ تعالیٰ عظیم اور رحیم ہے مگر بعض دفعہ غضبناک بھی ہے چنانچہ سورۃ الحمد کی آخری سطریں حسب ذیل ہیں :۔

اھدنا الصّراط المستقیم صراط الّذین انعمت علیھم غیر المغضوب علیھم ولا الضّآلّین۔

ڈاکٹر گوکل چند اسلامی تصور حق تعالیٰ پر تبصرہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں :۔

پیغمبر محمد (صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم) ایسے خدا کو مانتے ہیں جو کوئی شکل نہیں رکھتا، جو ماننے والوں کو انعام دیتا ہے مگر جو نہیں مانتے ان کو سزا دیتا ہے۔"

جیسا کہ ہم نے پہلے بھی اشارہ کیا ہے فاضل مصنف نے سکھ لٹریچر اور سکھ ازم کے متعلق تمام باتوں کا مطالعہ نہیں کیا ورنہ وہ ہرگز یہ دعوے نہ کرتے کہ سکھ گوروؤں نے اللہ تعالے کے "مضل" نام کو ترک کر دیا اور اس کو صرف محبت کے طور پر پیش کیا ہے۔ چنانچہ ہم ذیل میں جاپ صاحب کے دو حوالے پیش کرتے ہیں اور ایک حوالہ خود حضرت بابانانک علیہ الرحمۃ کا ہے۔ چنانچہ جاپ صاحب پوڑی ۱۲۲ میں کہا گیا ہے :۔

غنیم الشکستے
غریب البرستے (جاپ صاحب پوڑی ۱۲۲)

اور پھر جاپ صاحب ہی میں پوڑی ۱۵۳ میں گورو صاحب فرماتے ہیں :۔

غنیم الخراج ہیں
غریب النواز ہیں
حریف الشکن ہیں
حریص الفکن ہیں (ایضاً پوڑی ۱۵۳)

گوروگرنتھ کا شبد ہے کہ :۔

سنتاں مانو دوتاں ڈانوں ۔ اے کٹواری میری

نیز دسم گرنتھ میں ہے :۔

دینن کی پرت پال کرے نت ۔ سنت اباد غنیمن گارے

یعنی سنت لوگوں کو میں مانتا ہوں یعنی ان کو اچھا سمجھتا اور ان کی سیوا کرتا ہوں، لیکن "دوتاں" یعنی دشمن کو سزا دیتا ہوں، میرا یہی اصول ہے ؂

(باقی)

حدیث الرسول صلے اللہ علیہ وسلم

خادموں سے حُسنِ سلوک

عَنِ الْمَعْرُوْرِ بْنِ سُوَیْدٍ قَالَ : رَاَیْتُ اَبَا ذَرٍّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ وَ عَلَیْہِ حُلَّۃٌ وَ عَلٰی غُلَامِہٖ مِثْلُھَا، فَسَاَلْتُہٗ عَنْ ذٰلِکَ فَذَکَرَ اَنَّہٗ سَابَّ رَجُلًا عَلٰی عَھْدِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَعَیَّرَہٗ بِاُمِّہٖ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ : اِنَّکَ امْرُؤٌ فِیْکَ جَاھِلِیَّۃٌ، ھُمْ اِخْوَانُکُمْ، وَخَوَلُکُمْ جَعَلَھُمُ اللّٰہُ تَحْتَ اَیْدِیْکُمْ فَمَنْ کَانَ اَخُوْہُ تَحْتَ یَدِہٖ فَلْیُطْعِمْہُ مِمَّا یَاْکُلُ وَیُلْبِسْہُ مِمَّا یَلْبَسُ، وَلَا تُکَلِّفُوْھُمْ مَا یَغْلِبُھُمْ فَاِنْ کَلَّفْتُمُوْھُمْ فَاَعِیْنُوْھُمْ۔

(مسلم کتاب الایمان باب اطعام المملوک ممّا یأکل والباسہ ممّا یلبس ص ۸۶/۱-۲ - بخاری ص ۳۴۶/۱ و ص ۸۹۳/۲)

حضرت معرور بن سویدؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت ابوذرؓ کو ایک خوبصورت جوڑا پہنے ہوئے دیکھا۔ ان کے غلام نے بھی ایسا ہی جوڑا پہن رکھا تھا۔ میں نے تعجب سے اس کے متعلق پوچھا تو انہوں نے فرمایا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں انہوں نے اپنے غلام کو بُرا بھلا کہا اور اس کی ماں کے عیب بیان کر کے اسے شرم دلائی۔ حضورؐ کو جب اس کا علم ہوا تو آپؐ نے فرمایا تم میں جہالت کی رگ ابھی باقی ہے یعنی یہ جہالت کی حرکت ہے یہ غلام تمہارے بھائی ہیں وہ تمہارے خادم ہیں اللہ تعالےٰ نے انہیں تمہاری نگرانی میں دیا ہے۔ جس شخص کے ماتحت اس کا بھائی ہو وہ اسے وہی کھلائے جو خود کھاتا ہے وہی پہنائے جو خود پہنتا ہے۔ اپنے غلاموں سے ان کی طاقت سے زیادہ کام نہ لو اگر تم کوئی مشکل کام ان کے سپرد کرو تو اس کام میں خود بھی ان کا ہاتھ بٹاؤ اور ان کی مدد کرو۔

○

وہ جس کا ہاتھ میرے ساز پر ہے
مقامِ نغمہ سے وہ آشنا ہے
فضائے دِلکش یا غمکدہ ہو
اُسی کے ہاتھ سے اِس کی نوا ہے

(سعید احمد اعجاز)

اسلامی معاشرہ میں میاں بیوی کے حقوق اور فرائض

تقریر محترم شیخ مبارک احمد صاحب سیکرٹری فضل عمر فاؤنڈیشن بر موقعہ جلسہ سالانہ ۱۹۶۹ء

(۶)

قرآن کریم میں مرد کو ایک طلاق یا دو طلاق دے کر رجوع کر لینے کا جو حق دیا گیا ہے۔ وہ صرف اس غرض کے لئے ہے کہ اگر اس دوران میاں بیوی کی مصالحت ہو جائے۔ اور باہم مل جل کر رہنے کی صورت نکل آئے تو شریعت کی طرف سے کوئی روک حائل نہ ہو۔ لیکن اگر کوئی شخص اس گنجائش سے فائدہ اٹھا کر طلاق دے۔ پھر عدت گزرنے سے پہلے رجوع کرے۔ پھر طلاق دے اور پھر رجوع کرے۔ اور اس طرح اس کی غرض یہ ہو کہ عورت کو خواہ مخواہ لٹکائے رکھے۔ نہ اپنے گھر میں بسائے اور نہ اسے آزاد ہی کرے۔ کہ کہیں اور نکاح کر سکے۔ تو یہ خدا کے نزدیک قانون سے مذاق اور تمسخر کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے سورۃ الطلاق میں نہایت سختی سے اس طریق سے روکا ہے۔ فرماتا ہے۔

لا تضاروھن لتضیقوا علیھن

عورتوں کو کسی قسم کا ضرر نہ دو اس لئے کہ ان کو تنگی میں مبتلا کر دو۔ تا ان کی زندگی اجیرن ہو جائے

احادیث میں صراحتاً ذکر آتا ہے کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ایک شخص نے اپنی بیوی سے کہا۔

لا اطلقک ابداً ولا اٰویک ابداً

یعنی نہ تو میں تجھے کبھی طلاق دوں گا اور نہ اپنے گھر میں بساؤں گا۔ عورت نے کہا کیف ذلک اس پر اس نے کہا کہ اطلق حتی اذا اتی اجلک راجعتک کہ میں تجھے طلاق دوں گا اور جب تیری عدت ختم ہونے کے قریب پہنچے گی تو رجوع کر لوں گا۔ اگلی دفعہ پھر ایسا کروں گا۔ اور پھر رجوع کروں گا۔ اس طرح نہ تجھے بساؤں گا اور نہ علیحدہ ہونے دوں گا۔ وہ عورت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی۔ اور اس نے اس واقعہ کا آپ کی خدمت میں ذکر کیا۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی الطلاق مرتٰن۔ یعنی وہ طلاق جس میں مرد کو رجوع کا حق حاصل ہے۔ صرف دو دفعہ ہے اس سے زیادہ نہیں۔ (تفسیر ابن کثیر بر حاشیہ فتح البیان بحوالہ تفسیر سورۃ البقرہ از حضرت مصلح موعودؓ صفحہ ۵۱۵)

ضرار اور تعدی کے الفاظ نہایت بلیغ المعانی ہیں۔ جو شخص ستانے اور زیادتی کرنے کی نیت سے کسی عورت کو روک رکھے گا۔ وہ ہر طرح سے اس کو آزار پہنچائے گا۔ روحانی اور جسمانی تکلیفیں دے گا۔ مار پیٹ اور گالی گلوچ کرے گا۔ یا تذلیل اور ایذا رسانی کے دوسرے طریقے اختیار کرے گا۔ ضرار اور تعدی کا مرتکب ہوگا۔ قرآن مجید کی رو سے یہ سب افعال ممنوع ہیں جو خاوند اپنی بیوی کے ساتھ اس قسم کا برتاؤ کرتا ہے۔ وہ اپنی جائز حد فوقیت سے تجاوز کرتا ہے۔ ایسی صورت میں عورت کا حق ہے کہ قانون کی مدد لے کر ایسے خاوند سے نجات حاصل کرے۔ بشرطیکہ مصالحت کا طریق ہر طرح سے بند ہو چکا ہو۔

اسی طرح ازواج میں عدل نہ کرنا۔ ایک سے زاید بیویاں ہیں۔ خدا تعالیٰ نے مرد کو یہ ایک ترجیحی حق دیا تھا۔ کہ ایک سے زیادہ شادیاں کرے۔ مگر اپنے حق کو غلط اور ناجائز طور پر استعمال کرتا ہے۔ کسی ایک بیوی کی طرف مائل ہو کر دوسری بیوی یا بیویوں کو معلق رکھ چھوڑتا ہے۔ اسلام اسے ظلم قرار دیتا ہے اور ناجائز۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

فلا تمیلوا کل المیل فتذروھا کالمعلقۃ

(النساء ع ۱۳)

کسی ایک کی طرف بالکل نہ جھک جاؤ کہ دوسری کو گویا معلق رکھ چھوڑو نہ ادھر نہ ادھر۔

قرآن مجید میں عدل کی شرط کے ساتھ ایک سے زاید شادیوں کے کرنے کی اجازت دی گئی ہے۔ صاف حکم موجود ہے کہ اگر عدل نہ کر سکو۔ تو ایک ہی بیوی رکھو۔

فان خفتم الا تعدلوا فواحدۃ (النساء ع ۱)

حضرت رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم اور دیگر ائمہ کبار کی تصریحات سے واضح ہے کہ تعدد ازدواج کی صورت میں نان نفقہ۔ وقت اور باری اور ظاہری سلوک میں پورا پورا عدل کرنا فرض ہے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا فرماتی ہیں

ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یقسم بین نسائہ فیعدل ویقول اللھم ھذا قسمی فیما املک فلا تلمنی فی ما تملک ولا املک (ترمذی باب القسم۔ ابوداؤد باب النکاح)

کہ حضرت رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم اپنی بیویوں میں عدل کرتے تھے۔ اور اس کے بعد یہ دعا فرماتے کہ اے اللہ جہاں تک میری طاقت ہے عدل کر دیا ہے۔ لیکن اس معاملہ میں جو تیرے ہاتھ میں ہے (جذبات و احساسات) کے بارے میں مجھے ملزم نہ گردانیں۔ کیونکہ یہ میرے اختیار کی بات نہیں۔

امت کے دوسرے بزرگ علما نے بھی یہی لکھا ہے۔ چنانچہ مجاہد نے فلا تمیلوا کل المیل کے یہ معنے کئے ہیں کہ ایک طرف ایسا مت جھکو کہ دوسری بیویوں کو ان کے واجبی حقوق سے محروم کر دو۔ مثلاً نان نفقہ وغیرہ میں اور دستور کے موافق ان کے ساتھ دیگر معاشرتی امور میں۔ اور اسکو ایسی مت چھوڑ دو کہ نہ وہ خاوند والی کہلا سکے اور نہ ہی بیوہ کی مانند ہو (ابن جریر زیر آیت لن تستطیعوا)

عدل کے بارہ میں قرآن کریم نے وضاحت کر دی ہے کہ دلی محبت اور جذبات کا جہاں تک تعلق ہے۔ اس میں مساوات برتنے پر انسان قادر نہیں۔ اور نہ ہی اس کے لئے مکلف ولن تستطیعوا ان تعدلوا بین النساء ولو حرصتم۔ البتہ اس بات کے لئے مکلف قرار قرار دیا گیا ہے۔ کہ نفقہ اور معاشرت اور باری میں یکساں سلوک کرے۔ لیکن خاوند کو ترجیحی حق اور فوقیت کے درجہ کی وجہ سے اس بات کی اجازت نہیں دی گئی کہ وہ ظلم کی راہ اختیار کرے۔ بلکہ اس کا یہ اہم فرض قرار دیا گیا ہے کہ وہ اپنے اس حق کو ظالمانہ طریقہ سے استعمال نہ کرے)

خاوند کے فرائض جو اسلامی معاشرہ میں اس کے لئے مقرر کئے گئے ہیں۔ جن کا تفصیلی طور پر ذکر کر چکا ہوں۔ خلاصۃً یہ ہیں

(۱) خاوند اپنی بیوی کے جذبات کا ہر رنگ میں احترام کرے۔

(۲) خاوند اپنی بیوی کی دلجوئی کرے اور اس پر یہ واضح کرنے کی کوشش کرے۔ کہ وہ اس کی تسکین کا باعث اور توجہ کا مرکز ہے

(۳) خاوند بیوی کے نان نفقہ اور دیگر ضروریات کا خیال رکھے اور حتی المقدور استطاعت کے پیش نظر فیاضانہ سلوک کرے۔

(۴) خاوند بیوی کے گھریلو اور خانگی فرائض اور ذمہ داریوں میں ہاتھ بٹائے۔ اور کام کاج میں امداد کرے۔

(۵) بیوی کی صحت و عافیت کا خیال رکھے اور بہتر بنانے کی کوشش کرے۔

(۶) خاوند بیوی کی اتنی نگرانی نہ کرے کہ اس کے لئے جینا محال ہو جائے

(۷) خاوند بیوی کی معمولی لغزشوں پر درگزر کرے اور بیوی سے درگزر اور عفو کا رویہ رکھے۔

(۸) خاوند بیوی سے بات بات پر ایسی صورت نہ پیدا کرے۔ کہ طلاق یا خلع کی نوبت آئے حتی الوسع معاملات نرمی پیار اور حکمت سے طے پائیں۔

(۹) خاوند ہر ایسے طریق سے جو بیوی کو ناجائز طور پر ایذا دہی ضرر پہنچانے اور تکلیف دینے کا موجب ہو اس سے اجتناب کرے۔

(۱۰) خاوند بیوی کے دکھ درد میں دلی ہمدردی کا رویہ رکھے۔

(۱۱) خاوند بیوی کو اس کے رشتہ داروں کے ساتھ ملنے جلنے کی اجازت دے۔ بشرطیکہ فتنہ وغیرہ پیدا کرنے کا موجب نہ ہوں اور خود بھی ان کا احترام و اکرام کرے۔

(۱۲) خاوند بیوی سے گھر کے اہم امور میں مشورہ کرے۔ اور حتی الوسع گھر کے معاملات کو باہمی رضامندی سے انجام دے۔ وائتمروا بینکم بمعروف (الطلاق) معروف طریقہ سے باہم مشورہ کر لیا کرو۔

(۱۳) ایک سے زائد بیویوں کی صورت میں خاوند ساری بیویوں کے ساتھ حسن معاشرت کا جو ظاہری تقاضا ہے اسے ہر حالت میں پورا کرے۔ برابر کا لباس۔ برابر کا مکان۔ برابر کا خرچ۔ برابر کی باری مقرر ہونی چاہیئے۔

(۱۴) خاوند کا فرض ہے کہ کبھی کبھی اپنی بیوی کے ساتھ سیر و تفریح اور ہنسی کھیل میں بھی شریک ہو۔

خاوند اگر اپنے ان فرائض کو نیک نیتی اور حوصلہ کے ساتھ انجام دے اور عورت کے ساتھ اچھے اخلاق کے ساتھ معاشرت کا طریق رکھے۔ تو عورت کے سب حقوق بڑی خوبی کے ساتھ ادا ہو سکتے ہیں۔ اور مرد اپنی ذمہ داری سے عہدہ برآ ہو سکتا ہے

اس حقیقت سے انکار نہیں کیا جا سکتا کہ عورت ایک بہت ہی کمزور اور مظلوم ہستی ہے اور اپنی پیدائش اور جسمانی کوائف و عوارض کے لحاظ سے خصوصی شفقت و ہمدردی کی مستحق ہے یہی وجہ ہے کہ حضرت سرور کائنات رحمۃ للعالمین صلے اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع کے موقعہ پر مسلمانوں کو جو آخری وصیت فرمائی۔ اس میں عورتوں کے ساتھ حسن سلوک کی خاص تاکید فرمائی۔ اور اس زمانہ کے مامور حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بھی عورتوں کے ساتھ حسن معاشرت کی تاکید کرتے ہوئے فرمایا۔

"انسان کے اخلاق فاضلہ اور خدا کے تعلق کی پہلی گواہ تو یہی عورتیں ہی تو ہیں اگر ان سے ان کے تعلقات اچھے نہیں تو پھر خدا سے کس طرح ممکن ہے کہ صلح ہو۔"

(الحکم ۱۷ ؍ مئی ۱۹۰۳ء)

اللہ تعالےٰ ہم سب کو مردوں کو بھی اور عورتوں کو بھی اپنی جناب سے توفیق عطا فرمائے کہ ان حقوق و فرائض کی ادائیگی خالصۃً اس کی رضا اور خوشنودی کے مطابق کر سکیں۔ امین

واٰخر دعوٰنا ان الحمد للہ رب العٰلمین

اذکروا موتاکم بالخیر

حضرت سیدہ محترمہ اُمِ مظفر احمد صاحبہؓ کا ذکر

از مکرم مولانا ابوالعطاء صاحب فاضل

انسانی زندگی مسلسل اور باذنہ تعالیٰ قائم رہنے والی ہے۔ انسان کو اللہ تعالیٰ نے غیر محدود ترقیات اور لامتناہی قرب کے حصول کے لئے پیدا فرمایا ہے۔ اس لئے انسانی تمنائیں، انسانی جذبات اور انسانی منازلِ ارتقاء بھی لامحدود ہیں اور انسانی زندگی بھی دوام کی حامل ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے انسان کی بقا اور اس کے نشوونما کے لئے زمین و آسمان کی بے شمار اشیاء پیدا فرمائی ہیں۔ یہ اشیاء ہر لحظہ انسان پر اثرانداز ہو رہی ہیں۔ اور انسان اس سے استفادہ کرتا ہے۔ اور اس طرح وہ بخیر و خوبی زندگی کے مراحل کو طے کرتا جاتا ہے۔

یہ زندگی آئندہ آنے والی زندگی کا پیش خیمہ ہے۔ اس پر اگلی عمارت تعمیر ہوتی ہے۔ حدیث میں آتا ہے۔

اَلدُّنْیَا مَزْرَعَۃُ الْاٰخِرَۃِ

کہ یہ دنیا آخرت کے لئے کھیتی کے طور پر ہے۔ جس مومن کے اس دنیا میں اعمال نیک ہوں گے۔ اسے اگلے جہان میں اعلیٰ ترقیات نصیب ہوں گی۔ اسلام نے اس بارے میں مردوں اور عورتوں کو مساوی مقام عطا فرمایا ہے۔

حضرت سیدہ اُمِ مظفر احمد صاحبہؓ سلسلہ احمدیہ کی ایک بزرگ خاتون تھیں۔ انہیں ذاتی فضائل و اوصاف کے علاوہ ایک بڑی خوبی یہ حاصل تھی کہ وہ قمر الانبیاء حضرت مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ عنہ کی زوجہ کریمہ تھیں۔ ان کی زوجیت میں انہیں جماعت کی بہت سی خواتین سے حسنِ سلوک کا موقعہ ملتا رہا ہے۔ غریب خواتین بالعموم آپ کے پاس اپنی ضروریات کا ذکر کرتی تھیں۔ اور آپ کو اللہ تعالیٰ نے بڑا ہمدرد دل عطا فرمایا تھا۔ آپ حتی الوسع ہر بہن کی بات بڑی توجہ سے سنتی تھیں اور بڑی شفقت سے پیش آتی تھیں۔ مجھے میری اہلیہ صاحبہ نے بتایا ہے کہ جب کبھی ہم حضرت اُمِ مظفر احمد صاحبہ کو ملنے گئیں۔ تو وہاں کئی غریب عورتیں ان کے پاس اپنی ضروریات ذکر کر رہی ہوتی تھیں۔ اور آپ ان سب کی باتیں بڑی محبت سے سنا کرتی تھیں۔ اور ان سے ملنے سے بہت خوش ہوتی تھیں۔

یہ بات بھی آپ کی عادت میں داخل تھی کہ ملنے کے لئے آنے والی خواتین سے بڑے احترام سے پیش آتی تھیں یہی وجہ تھی کہ مستورات شوق سے ان کی ملاقات کے لئے جاتی تھیں۔

حضرت سیدہ اُمِ مظفر احمد صاحبہؓ کو اللہ تعالیٰ نے ان افعال خیر اور دینی کارناموں میں بھی حصہ دار بنایا ہے۔ جو حضرت مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سرانجام دیئے ہیں۔ کیونکہ اگر مرد کو اہلِ خانہ کی طرف سے پوری سہولت تعاون اور امداد حاصل نہ ہو تو وہ کامل یکسوئی سے اپنے فرائض و واجبات کو ادا نہیں کر سکتا۔ حضرت قمر الانبیاء رضی اللہ عنہ اس امر کا بڑا احساس رکھتے تھے۔ وہ خود بھی اپنے اہل بیت کے ساتھ حسنِ سلوک کرنے میں ایک نمونہ تھے مجھے خوب یاد ہے کہ میں ایک مرتبہ حضرت میاں صاحب رضی اللہ عنہ سے ملاقات کے لئے گیا۔

ان دنوں آپ کی زوجہ محترمہ علیل تھیں۔ وہ کئی سال تک بیمار رہی ہیں۔ ہم بیٹھک میں تھے۔ دوسرے کمرہ سے حضرت سیدہ اُمِ مظفر احمد صاحبہ مرحومہ کے کراہنے کی آواز آئی حضرت میاں صاحب بے تاب ہو کر فوراً اس کمرہ میں گئے۔ اور دوا وغیرہ دینے کے بعد واپس آئے تو آتے ہی بڑے درد سے فرمایا کہ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس "مسکینہ" کو جلد شفا بخشے۔ انہیں بہت تکلیف ہے۔ میں جلد ہی اجازت لے کر واپس روانہ ہوا۔ مگر میں دعا کے علاوہ، اس سوچ میں بھی پڑ گیا۔ کہ حضرت میاں صاحب رض کو اپنی بیمار اہلیہ کے لئے کتنی بے چینی اور قلق ہے۔ میرا خیال تھا کہ حضرت میاں صاحب کس طرح چھوٹے بڑے احمدی کے دکھ درد میں شریک ہوتے تھے ایسا انسان اپنی رفیقہ حیات کے لئے کس قدر درد مند ہوگا یہ "مسکینہ" کا لفظ اسی درد کا ایک اظہار تھا۔

حضرت سیدہ اُمِ مظفر احمد صاحبہ رضی اللہ عنہا اپنے قابل صد احترام خاوند کے بعد کئی سال تک زندہ رہیں۔ اس عرصہ میں بیماری کے باوجود ان کا جود و سخا کا ہاتھ کھلا رہا اور غریب و مسکین عورتوں کی امداد آپ کا مستقل شیوہ تھا۔

حضرت سیدہ موصوفہ مرحومہ کی ایک خاص خوبی دعاؤں پر مداومت اور ان کی قبولیت پر یقین تھا۔ وہ اکثر بذریعہ تحریر خاص اور اہم امور کے لئے دعا کی تحریک فرمایا کرتی تھیں۔ اور یہ توقع رکھتی تھیں۔ کہ ان کے لئے بارگاہِ رب العزت میں ضرور دعا کی جائے انہی کے بچوں کے خادمِ دین ہونے کے لئے دعا کی جائے۔ محترم صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب کے لئے دعا کی پرزور تحریک فرمایا کرتی تھیں پس مرحومہ رضی اللہ عنہا نے اپنی ساری زندگی ایک کام

ہم مومنہ قانتہ خاتون کے طور پر بسر کی ہے۔ اور اپنے فرائض زندگی کو بہتر رنگ میں ادا کر کے اپنے رب کے حضور حاضر ہوگئی ہیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں جنت الفردوس میں نہایت بلند مقام عطا فرمائے۔ اور ان کی ساری اولاد کو ہمیشہ اپنے فضلوں سے نوازتا رہے۔ آمین یارب العلمین

چندہ برائے سائنس بلاک جامعہ نصرت

از محترمہ سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مجلس شوریٰ ۱۹۶۷ء میں فیصلہ فرمایا تھا کہ ربوہ جامعہ نصرت میں طالبات کی اعلیٰ سائنسی تعلیم کے لئے ایف ایس سی کلاسز کا اجرا کیا جائے۔ اور اس کی تعمیر پر جو خرچ ہو نصف خرچ احمدی مستورات برداشت کریں۔ اس فیصلہ پر قریباً تین سال کا عرصہ گزر گیا ہے۔ اکتوبر ۱۹۶۹ء سے ایف ایس سی میڈیکل اور نان میڈیکل کلاسز جاری کی جا چکی ہیں تعمیر کا کام شروع ہو چکا ہے لیکن بہنوں نے ابھی تک اس سلسلہ میں اپنی ذمہ واری کو نہیں سمجھا۔ اعلان کیا گیا تھا کہ جو بہنیں اس سلسلہ میں ۳۰۰ روپے ادا کریں گی۔ ان کے نام کندہ کروائے جائیں گے۔ تعمیر شروع ہے اور عنقریب یہ نام جونہی عمارت تیار ہوئی بطور یادگار اور دعا کندہ کروا دیئے جائیں گے۔

اس وقت ۴۲ بہنوں نے ۳۰۰ یا اس سے زائد رقم ادا کی ہے۔ حالانکہ ہماری جماعت میں خدا تعالیٰ کے فضل سے کئی سو بہن آسانی کے ساتھ اس عمارت کے لئے ۳۰۰ روپے ادا کر سکتی ہیں۔ اس وقت تک صرف ۱۹ ہزار روپے جمع ہوئے ہیں۔ بقیہ ۳۶ ہزار کی رقم پوری کرنے کے لئے ہر لجنہ اپنی ممبرات کا جائزہ لے کر جو بہنیں اکٹھی ۳۰۰ روپے ادا کر سکتی ہوں ان کو اس نیک تحریک میں حصہ لینے کی تحریک کریں۔

گزشتہ اعلان کے بعد مندرجہ ذیل کی طرف سے اس سلسلہ میں چندہ وصول ہوا ہے۔ جو بہنیں ایک سو ڈیڑھ سو یا دو سو کے قریب دے چکی ہیں وہ بھی ۳۰۰ پورا کرنے کی کوشش کریں۔

لجنہ بورے والہ ۵۰-۲۰ روپے — لجنہ حافظ آباد ۲۰۰ روپے
لجنہ جہلم ۷۰۰ " — حنیفہ بیگم اہلیہ قریشی مطیع اللہ صاحب ۱۰۰ روپے
صالحہ انور صاحبہ از طرف والدہ مرحومہ ۲۰۰ روپے ۔ انہوں نے ۳۰۰ روپیہ کا وعدہ پورا کر دیا۔

سورۃ بقرہ کی ابتدائی سترہ آیات یاد کرنے والی خواتین

گزشتہ اعلان کے بعد جن لجنات کی طرف سے آیات یاد کرنے کی اطلاع ملی ہے ان کے نام معہ تعداد کے درج ذیل ہیں۔ اس سے قبل یاد کرنے والیوں کی تعداد ۳۲۱۴ تھی۔ اب کل تعداد ۳۵۸۹ ہوگئی ہے۔ لجنات کوشش کریں کہ ۳۰ مارچ سے قبل ان کی لجنہ کی ہر ممبر آیات یاد کرے۔ اور اس کی اطلاع دفتر لجنہ مرکزیہ میں بھجوا دیں۔ (مریم صدیقہ صدر لجنہ اماء اللہ)

لجنات	تعداد	لجنات	تعداد
۱۔ بنوں	۴	۸۔ خوشاب	۱۵
۲۔ چک ۳۳ جنوبی سرگودھا	۱	۹۔ مانگٹ اونچے	۲۳
۳۔ حافظ آباد	۳	۱۰۔ نوکوٹ	۷
۴۔ نورنگر فارم	۱۷	۱۱۔ راولپنڈی	۸۶
۵۔ ملتان	۲۵	۱۲۔ ٹیکسلا	۱۱
۶۔ ربوہ	۱۲۹	۱۳۔ اوکاڑہ	۱۷
۷۔ لاہور	۳۳	۱۴۔ اسلام آباد	۳

میزان — ۳۷۵
سابقہ میزان ۳۲۱۴
کل میزان ۳۵۸۹

منافقین ازروئے "قرآن کریم"

(طارق محمود صاحب جامعہ احمدیہ ربوہ)

(قسط نمبر ۲)

۷۔ بہرے گونگے اور اندھے

منافق بہرے، گونگے اور اندھے ہیں اس لئے راہِ راست پر قدم نہیں مارتے جیساکہ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے:۔

صُمٌّ بُکْمٌ عُمْیٌ فَھُمْ
لَا یَرْجِعُوْنَ ۙ
(البقرہ آیت ۱۹)

ترجمہ: وہ بہرے ہیں، گونگے ہیں اندھے ہیں پس وہ لوٹیں گے نہیں

۸۔ نماز میں سستی کرنیوالے

اللہ تعالےٰ نے قرآن کریم میں منافقین کی ایک بڑی نشانی یہ بھی بیان فرمائی ہے کہ وہ نماز میں سستی کرتے ہیں۔ جیساکہ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔

وَاِذَا قَامُوْٓا اِلَی الصَّلٰوۃِ
قَامُوْا کُسَالٰی
(النساء ۱۴۳)

ترجمہ:۔ اور جب وہ نماز کی طرف جانے) کے لئے کھڑے ہوتے ہیں تو سستی سے کھڑے ہوتے ہیں

۹۔ ریا

منافقوں کی ایک نشانی یہ بھی قرآن کریم میں بیان ہوئی ہے کہ وہ دکھاوا کرتے ہیں۔ یعنی وہ صرف لوگوں کو دکھانے کے لئے ہی نمازیں پڑھتے اور زکوٰۃ وغیرہ دیتے ہیں۔ اُن کو خدا تعالےٰ کی رضامندی سے کوئی سروکار نہیں ہوتا بلکہ لوگوں کو خوش کرنا چاہتے ہیں۔ جیساکہ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔

یُرَآءُوْنَ النَّاسَ وَلَا
یَذْکُرُوْنَ اللّٰہَ اِلَّا قَلِیْلًا۔
(النساء ۱۴۳)

ترجمہ:۔ وہ لوگوں کو دکھاتے ہیں۔ اور اللہ کو کم ہی یاد کرتے ہیں

۱۰۔ نبی کو دکھ دیتے ہیں

منافقین کی ایک نشانی یہ بھی ہے کہ وہ نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) کو دکھ دیتے تھے۔ اور طرح طرح کی تکلیفیں دیتے تھے ہاتھ سے بھی اور زبان سے بھی۔ چنانچہ اللہ تعالےٰ انکے بارے میں فرماتا ہے:۔

وَمِنْھُمُ الَّذِیْنَ یُؤْذُوْنَ النَّبِیَّ
وَیَقُوْلُوْنَ ھُوَ اُذُنٌ ؕ قُلْ
اُذُنُ خَیْرٍ لَّکُمْ یُؤْمِنُ بِاللّٰہِ وَیُؤْمِنُ
لِلْمُؤْمِنِیْنَ وَرَحْمَۃٌ لِّلَّذِیْنَ
اٰمَنُوْا مِنْکُمْ ؕ وَالَّذِیْنَ یُؤْذُوْنَ
رَسُوْلَ اللّٰہِ لَھُمْ عَذَابٌ
اَلِیْمٌ۔ (التوبہ آیت ۶۱)

ترجمہ:۔ اور ان میں سے بعض ایسے (منافق) بھی ہیں۔ جو نبی کو دکھ دیتے ہیں۔ اور کہتے ہیں کہ وہ تو (کان ہی) کان ہے۔ تو کہدے کہ وہ تمہارے لئے بھلائی سننے کے کان رکھتا ہے۔ وہ اللہ پر ایمان لاتا ہے۔ اور جو تم میں سے مومن ہوں۔ ان (کے وعدوں) پر (بھی) یقین رکھتا ہے۔ اور مؤمنوں کے لئے رحمت کا موجب ہے۔ اور وہ لوگ جو اللہ کے رسول کو دکھ پہنچاتے ہیں اُن کے لئے دردناک عذاب ہے

۱۱۔ ایک کان سے سننا اور دوسرے سے نکالدینا

منافقین کی ایک نشانی قرآن مجید میں یہ بھی بیان کی گئی ہے کہ وہ خدا تعالیٰ اور اس کے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کی باتیں غور سے نہیں سنتے بلکہ ایک کان سے سنتے اور دوسرے کان سے نکالدیتے ہیں۔ جیساکہ فرمایا

وَمِنْھُمْ مَّنْ یَّسْتَمِعُ
اِلَیْکَ ۚ حَتّٰٓی اِذَا خَرَجُوْا
مِنْ عِنْدِکَ قَالُوْا لِلَّذِیْنَ
اُوْتُوا الْعِلْمَ مَاذَا قَالَ
اٰنِفًا ۫ " (محمدؐ آیت ۱۷)

ترجمہ:۔ اور اُن میں سے بعض ایسے بھی ہیں جو بظاہر تیری طرف کان رکھتے ہیں۔ مگر جب وہ تیرے پاس سے اُٹھ کر چلے جاتے ہیں۔ تو اُن لوگوں سے جن کو علم دیا گیا ہے کہتے ہیں اس (رسول) نے ابھی کیا کہا تھا۔

۱۲۔ خواہشات کی پیروی کرنا

منافقین اپنی خواہشات کے پیچھے چلتے ہیں۔ اور اپنی ہر جائز و ناجائز خواہش کو پورا کرنے کی کوشش کرتے اور اس کی تکمیل کے لئے ہر جائز وناجائز طریقہ استعمال کرتے ہیں۔ منافقین کے خواہشات کے پیرو ہونے کے بارے میں قرآن مجید نے مندرجہ ذیل الفاظ میں گواہی دی ہے:۔

اُولٰٓئِکَ الَّذِیْنَ طَبَعَ
اللّٰہُ عَلٰی قُلُوْبِھِمْ
وَاتَّبَعُوْٓا اَھْوَآءَھُمْ
(محمدؐ آیت ۱۷)

ترجمہ:۔ وہ لوگ ایسے ہیں۔ جن کے دلوں پر اللہ نے مُہر کردی ہے اور وہ اپنی خواہشات کے پیچھے چل پڑے ہیں۔

۱۳۔ بزدل

منافقین کی ایک نشانی یہ بھی ہے کہ وہ بزدل اور ڈرپوک ہوتے ہیں۔ اور اپنی اسی کمزوری کی وجہ سے وہ میدانِ جنگ میں جانے سے گھبراتے ہیں اور اُن پر موت وارد ہونے لگتی ہے۔ جیساکہ قرآن کریم میں مذکور ہے

وَیَقُوْلُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا
لَوْلَا نُزِّلَتْ سُوْرَۃٌ ۚ
فَاِذَآ اُنْزِلَتْ سُوْرَۃٌ
مُّحْکَمَۃٌ وَّذُکِرَ
فِیْھَا الْقِتَالُ ۙ رَاَیْتَ
الَّذِیْنَ فِیْ قُلُوْبِھِمْ
مَّرَضٌ یَّنْظُرُوْنَ اِلَیْکَ
نَظَرَ الْمَغْشِیِّ عَلَیْہِ
مِنَ الْمَوْتِ (محمدؐ آیت ۲۱)

ترجمہ:۔ اور مومن کہتے ہیں کہ کیوں (اس پر) کوئی ایسی سورت نازل نہیں ہوتی (جس میں جنگ کا حکم ہو) پس جب کوئی ایسی پختہ (احکام والی) سورۃ نازل ہوتی ہے۔ اور اس میں لڑائی کا ذکر ہوتا ہے۔ تو تو ان لوگوں کو جن کے دلوں میں بیماری ہے دیکھتا ہے کہ وہ تیری طرف ایسے آدمی کی طرح دیکھتے ہیں۔ جس پر موت کی غشی طاری ہو۔

۱۴۔ کینہ ور

منافقین کے دلوں میں کینہ ہوتا ہے اور وہ اُسے چھپانے کی کوشش کرتے ہیں لیکن وہ اسے چھپانے میں کامیاب نہیں ہوں گے۔ جیساکہ اللہ تعالےٰ فراتا ہے۔

"اَمْ حَسِبَ الَّذِیْنَ فِیْ
قُلُوْبِھِمْ مَّرَضٌ اَنْ لَّنْ
یُّخْرِجَ اللّٰہُ اَضْغَانَھُمْ
(محمد آیت ۳۰)

ترجمہ:۔ کیا وہ لوگ جن کے دلوں میں بیماری ہے۔ سمجھتے ہیں کہ اللہ اُن کے مخفی کینوں کو کبھی ظاہر نہیں کرے گا۔

۱۵۔ جھوٹا شاہد

منافقین کی ایک علامت قرآن کریم میں یہ بھی بیان فرمائی گئی ہے کہ وہ ہمیشہ جھوٹی گواہی دیتے ہیں اور اس طرح حق کو چھپاتے ہیں۔ جیساکہ قرآن کریم میں اللہ تعالےٰ نے فرمایا:۔

"اِذَا جَآءَکَ الْمُنٰفِقُوْنَ قَالُوْا
نَشْھَدُ اِنَّکَ لَرَسُوْلُ اللّٰہِ ۘ
وَاللّٰہُ یَعْلَمُ اِنَّکَ لَرَسُوْلُہٗ ؕ
وَاللّٰہُ یَشْھَدُ اِنَّ الْمُنٰفِقِیْنَ
لَکٰذِبُوْنَ۔ (منافقون آیت ۲)

ترجمہ:۔ جب تیرے پاس منافق آتے ہیں تو وہ کہتے ہیں کہ ہم قسم کھا کر گواہی دیتے ہیں۔ کہ تو اللہ کا رسول ہے اور اللہ جانتا ہے کہ تو اس کا رسول ہے۔ مگر (ساتھ ہی) اللہ قسم کھا کر گواہی دیتا ہے کہ منافق جھوٹے ہیں۔ (باقی)

ہر ماہ کی بیس تاریخ تک لازمی چندہ جات مرکز میں بھجوا دیئے جایا کریں (ناظر بیت المال ربوہ)

فہرست صدقہ دہندگان برائے علاج نادار مریضان فضل عمر ہسپتال ربوہ

(از ۹/۶۹ تا ۱/۷۰ ۱۵)

(قسط نمبر ۲)

۳۹	ڈاکٹر ریاض احمد صاحب گوجرانوالہ	۱۰
۴۰	عبدالرشید ارشد صاحب رحیم یار خان	۳۰
۴۱	طاہرہ چوہدری صاحب لندن بذریعہ حضرت سیدہ ام متین صاحبہ	۴۰
۴۲	بنی احمد صاحب چوہدری ماڈرن موٹرز کراچی	۲۰۰
۴۳	محمد شفیع صاحب راجن پور چنیوٹ	۵۰۰
۴۴	میجر منظور شیخ صاحب بذریعہ راجہ محمد عباس صاحب گلبرگ لاہور	۱۱۰
۴۵	ڈاکٹر سراج دین صاحب عباسی بھکر ضلع میانوالی	۵۰
۴۶	رانا علی اللہ خان صاحب پٹواری اہیرانوالہ ضلع سرگودہا	۲۵
۴۷	بلال حبیبی صاحب ساجد کوئٹہ	۲۰
۴۸	ملک فضل حق خان صاحب دستگیر کالونی کراچی	۱۰
۴۹	عبدالرشید جاوید صاحب حافظ آباد	۱۰
۵۰	بشریٰ محمود نواز خان صاحب المنیر کراچی	۸۰
۵۱	عبدالقیوم نعیم ابن ڈاکٹر عبدالشکور صاحب ایبٹ آباد	۲۱
۵۲	مبارکہ بیگم صاحبہ معرفت ایم ایم حق صاحب ۵۔ لہ کد ڈیپارٹمنٹ ایبٹ آباد	۲۰
۵۳	مسز ایس لطیف صاحب چک لالہ چھاؤنی	۱۰
۵۴	مسعود احمد صاحب بہادر ضلع سیالکوٹ	۱۰
۵۵	بیگم میجر بشیر احمد صاحب کراچی	۲۰
۵۶	فضل الرحمان صاحب بنوں	۲۵
۵۷	ظہیر احمد صاحب c/o میجر جنرل بشیر احمد صاحب کھاریاں	۱۵
۵۸	ثناء اللہ صاحب شبلی ربوہ	۱۰
۵۹	بیگم صاحبہ حضرت مولانا عبدالرحیم صاحب درد رضی اللہ ربوہ	۱۰
۶۰	محمد یامین صاحب صدیقی راولپنڈی	۱۵
۶۰	ڈاکٹر سکینہ صاحبہ کراچی	۵۰
۶۱	مسعود احمد صاحب جیکب آباد	۱۰
۶۲	مبارکہ بیگم صاحبہ راولپنڈی	۱۰
۶۳	رفیق احمد صاحب لاہور	۱۰
۶۴	سیٹھی کرم الٰہی صاحب سیالکوٹ	۲۰
۶۵	ڈاکٹر محمد زبیر صاحب پاڑہ چنار	۱۰
۶۶	چوہدری حاتم علی صاحب بھلوال	۳۰
۶۷	بیگم قدوس صاحبہ معرفت چوہدری نذیر احمد صاحب باجوہ حیدرآباد	۱۲۵
۶۸	سیدہ حفیظ الرحمان صاحب قمر سمن آباد	۳۰
۶۹	سید ناصر صاحب کراچی ۱۶	۲۰
۷۰	کیپٹن مقصود الحسن صاحب نوری کوئٹہ کینٹ	۷۰
۷۱	مریم عثمان صاحب ہیڈ مسٹریس گلبرگ لاہور	۱۰۰
۷۲	والدہ بشیر احمد صاحب دارالصدر ربوہ	۵۰
۷۳	مسز مفتی حامد حسن صاحب پشاور	۱۰
۷۴	امۃ الحفیظ صاحبہ بیگم محمود احمد علی صاحب بلاک ۲	۲۰
۷۵	بیگم صاحبہ ڈاکٹر محمد الدین صاحب واڑی بذریعہ چوہدری ظہور احمد صاحب ناظر دیوان ربوہ	۲۰
۷۶	ملک عبدالرب صاحب ربوہ	۱۰
۷۷	مشہود احمد صاحب چک ۳۳ جنوبی سرگودہا	۲۰
۷۸	سلمہ باجوہ صاحبہ سیٹلائٹ ٹاؤن گوجرانوالہ	۱۰
۷۹	مسز ایم عظیم صاحب آدم بگھ نرائن گنج	۵۰
۸۰	بیگم اسلم صاحبہ نیول بیس چٹاگانگ	۲۰
۸۱	ظفر اسلام خان صاحب لطیف آباد حیدرآباد	۱۰
۸۲	ایم آئی عابد صاحب کوئٹہ	۲۰ (باقی)

اعلانات دارالقضاء

۱۔ مکرم چوہدری محمد دین صاحب مکان ۶۳۲/B سیٹلائٹ ٹاؤن گوجرانوالہ نے درخواست دی ہے کہ میرے والد محترم چوہدری حاکم دین صاحب وفات پا چکے ہیں۔ مرحوم کے نام قطعات ۲۹/۳ اور ۳۰/۳ واقع محلہ دارالنصر ربوہ الاٹ ہیں۔ مگر دراصل یہ مذکورہ قطعات ان کے ذاتی نہ تھے بلکہ قطعہ ۲۹/۳ میرے بہنوئی چوہدری نور احمد خان صاحب ۳۶۳ ڈی بندروڈ سٹریٹ کوالمنڈی لاہور کا تھا اور قطعہ ۳۰/۳ عزیزم چوہدری فضل دین صاحب کے روپیہ سے خرید کیا گیا تھا۔ مگر والد صاحب مرحوم نے سہواً اپنے نام رقم جمع کرا دی تھی۔ میرے علاوہ والد صاحب مرحوم کے مندرجہ ذیل وارث ہیں ان سب کو مذکورہ بالا قطعات ان ہر دو اصحاب کے نام منتقل ہونے پر کوئی اعتراض نہیں ہے (۱) چوہدری فضل دین صاحب (۲) امۃ الحفیظ صاحبہ (۳) امۃ اللطیف صاحبہ (۴) شریفہ شاہدہ صاحبہ دختران مرحوم

لہٰذا استدعا ہے کہ مذکورہ بالا قطعات اب چوہدری نور احمد خان صاحب و چوہدری فضل دین کے نام منتقل کرنے کا فیصلہ صادر فرمائیں

اگر کسی وارث وغیرہ کو اس پر کوئی اعتراض ہو تو تیس ۳۰ یوم تک اطلاع دی جاوے

(ناظم دارالقضاء۔ ربوہ)

۲۔ مکرم میر عبیداللہ صاحب 3. CECIL Ave Bradford England نے درخواست دی ہے کہ میرے والد محترم میر حمید اللہ صاحب سابق ریلوے برج انسپکٹر بتاریخ ۶/۹/۵۹ وفات پا گئے ہیں۔ مرحوم کے نام پلاٹس ۱۵-۱۶-۱۷ بلاک ۱۲ رقبہ تین کنال واقعہ محلہ دارالنصر شرقی الاٹ ہیں۔ یہ اراضی مرحوم کے مندرجہ ذیل ورثاء میں بحصص شرعیہ منتقل کرنے کا فیصلہ صادر فرمائیں (۱) محترمہ صالحہ بیگم صاحبہ بیوہ میر حمید اللہ صاحب (۲) میر عبیداللہ صاحب (۳) ڈاکٹر نعیم اللہ صاحب پسران (۴) قدسیہ بیگم صاحبہ (۵) طاہرہ بیگم صاحبہ دختران مرحوم۔ اسی طرح میری والدہ محترمہ نعیمہ بیگم صاحبہ زوجہ میر حمید اللہ صاحب بتاریخ ۲۴/۶/۵۶ وفات پا گئی ہیں۔ ان کے نام پلاٹ ۶ بلاک ۱۶ رقبہ ۱/۴ مربع فٹ ۔ کنال واقع محلہ دارالصدر ربوہ الاٹ ہے۔ میرے علاوہ مرحومہ کے مندرجہ ذیل وارث ہیں۔ (۱) ڈاکٹر نعیم اللہ صاحب پسر (۲) قدسیہ بیگم صاحبہ (۳) طاہرہ بیگم صاحبہ دختران مرحومہ۔

لہٰذا درخواست ہے کہ یہ اراضی بھی مرحومہ کے ورثاء کے نام بحصص شرعیہ منتقل کرنے کا فیصلہ صادر فرمائیں۔

اگر کسی وارث وغیرہ کو اس پر کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم تک اطلاع دی جائے۔

(ناظم دارالقضاء ربوہ)

نگر پارکر (سندھ) میں تبلیغ اسلام کا کام پوری سرگرمی سے جاری ہے

وقف جدید کے زیر اہتمام ان مساعی کو حقیقی معنوں میں اب تک کامیابیاں

دوست جانتے ہیں۔ کہ اس مرتبہ جلسہ سالانہ کے موقعہ پر سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے علاقہ نگر پارسندھ میں غیر مسلموں میں تبلیغ اسلام کے متعلق خاص توجہ کا ارشاد فرمایا تھا۔ کیونکہ گذشتہ سال سینکڑوں سعید روحیں اللہ تعالےٰ کے فضل سے وقف جدید کے معلمین کے ذریعے حلقہ بگوش اسلام ہو چکی ہیں۔

اللہ تعالےٰ کے فضل سے وقف جدید کے تقریباً ایک درجن معلمین اس علاقے میں جہاں روزگار اور معاش کی بھی خاص دقتیں ہیں۔ شب و روز تبلیغ اسلام میں مصروف ہیں۔

بطور تحدیث نعمت کے یہ کہنا ضروری ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ کے فضل سے بعض دوستوں نے ایک ایک معلم کا خرچ برداشت کرنے کا ارادہ ظاہر فرمایا ہے۔ اور پھر عملاً اس کی ادائیگی بھی شروع کر دی ہے۔

تبلیغ اسلام کا فریضہ۔ اس وقت حقیقی معنوں میں ایک فریضہ ہے۔ اور اس میں جس حد تک بھی دوست امداد دے سکیں۔ وہ ان کے ہم خرما و ہم ثواب کا موجب ہوگا

(ناظم مال وقف جدید انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ)

الفضل میں اشتہار دینا کلید کامیابی ہے۔ (منیجر)

ضروری اور اہم خبروں کا خلاصہ

لیبر قوانین پر عمل درآمد کرایا جائے

جیکب آباد۔ ۲۷ فروری۔ صوبائی گورنر لفٹیننٹ جنرل عتیق الرحمٰن نے کہا ہے کہ لیبر پالیسی میں ترمیم نہیں کی جائے گی۔ اور حکومت موجودہ لیبر قوانین کو مکمل طور پر نافذ کرنے میں کوئی کسر اٹھا نہیں رکھے گی۔ صوبائی گورنر نے جیکب آباد کے ریلوے سٹیشن پر اخباری نمائندوں سے گفتگو کرتے ہوئے یہ الفاظ کہے انہوں نے سیاسی لیڈروں پر زور دیا کہ وہ سیاسی سرگرمیوں کی آزادی سے پورا فائدہ اٹھائیں۔ اور پرامن طور پر اپنی سرگرمیاں باہمی تعاون سے جاری رکھیں انہوں نے توقع ظاہر کی کہ سیاسی جماعتیں پرامن فضا میں کام کریں گی۔

طلبہ کی سرگرمیوں کا ذکر کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ طالب علم ہمارے بچے ہیں۔ لیکن جو طالب علم قانون شکنی کرتے ہیں وہ گمراہ ہو چکے ہیں انہوں نے کہا کہ میں قانون شکنی کبھی برداشت نہیں کروں گا۔ اور جو شخص قانون شکنی کرے گا۔ اسے اس کا خمیازہ بھگتنا پڑے گا۔ گورنر نے کہا کہ کوئی ایسی حرکت جس سے امن عامہ کی صورت حال اور صوبہ کی پرامن فضا پر برا اثر پڑنے کا امکان ہو برداشت نہیں کی جائے گی۔

وزن اٹھانے کے پانچ نئے ریکارڈ قائم کئے گئے

کراچی ۲۷ فروری۔ قومی اولمپک مقابلوں میں وزن اٹھانے کے مقابلوں میں کل پانچ نئے ریکارڈ قائم کئے گئے۔ ویسٹرن ریلوے کے ارشد ملک نے لائٹ ویٹ میں وزن اٹھانے کا نیا ریکارڈ قائم کیا۔ انہوں نے ۳۵۵ کیلو وزن اٹھایا۔ پولیس / لبنان؟ [illegible] کے دلاور خان نے لائٹ ہیوی ویٹ میں تین سیکنڈ میں ۳۸۰ کیلو وزن اٹھا کر نیا ریکارڈ قائم کیا۔ پچھلا ریکارڈ ۳۷۵ کیلو تھا۔ ریلوے کے بین الاقوامی ویٹ لفٹر ارشد جاوید نے مڈل ویٹ میں سابقہ ریکارڈ کے برابر ۳۵۵ کیلو وزن اٹھا کر پہلی پوزیشن حاصل کی۔ سب سے اعلیٰ کارکردگی ریلوے کے ارشد ملک کی تھی جس نے وزن اٹھانے کے تینوں ریکارڈ توڑ دیئے دوسرے دو ریکارڈ ارشد جاوید اور دلاور خان نے توڑے تینوں کھلاڑیوں نے سونے کے تمغے حاصل کئے۔

روس کے صدر آئندہ ماہ ایران جائیں گے

ماسکو ۲۷ فروری۔ روس کے صدر مسٹر پوڈگورنی آئندہ ماہ ایران کے سرکاری دورہ پر جائیں گے۔

تاس نیوز ایجنسی کے مطابق اس دورہ کا پروگرام شاہ ایران کی دعوت پر بنایا گیا ہے۔

اسرائیل کشیدگی کا ذمہ دار ہے

بیروت ۲۷ فروری۔ روس نے لبنان سے کہا ہے کہ مشرق وسطیٰ میں کشیدگی کی تمام تر ذمہ داری اسرائیل پر عائد ہوتی ہے۔

سرکاری اعلان کے مطابق روسی سفیر نے اپنی حکومت کا ایک مراسلہ لبنان کے وزیر خارجہ کو دیا۔ اور انہیں بتایا کہ روس کی نظر میں موجودہ کشیدگی کی ذمہ داری اسرائیل پر عائد ہوتی ہے۔

ویٹ کانگ نے پانچ ہزار امریکی ہلاک کر دیئے

ہانگ کانگ ۲۷ فروری۔ ویٹ کانگ ریڈیو نے بتایا ہے کہ قومی محاذ آزادی کی افواج نے گزشتہ ماہ کے دوران دشمن کے کل ۱۸ ہزار ۴ سو ۱۸ فوجی موت کے گھاٹ اتارے ہیں۔ ان میں امریکیوں اور اتحادیوں کے ۵۱۲۵ سپاہی بھی شامل ہیں۔

ولی عہد نیپال کی شادی

ڈھاکہ ۲۷ فروری۔ گورنر مشرقی پاکستان کی قیادت میں ایک سرکاری وفد آج کھٹمنڈو روانہ ہو رہا ہے۔ وہ ولی عہد نیپال کی شادی کی تقریب میں شریک ہوگا گورنر مشرقی پاکستان ۲ مارچ کو واپس آئیں گے۔ شاہ نیپال نے صدر مملکت کو تقریب میں شرکت کی دعوت دی تھی۔ لیکن وہ اپنی ملکی مصروفیات کی وجہ سے شریک نہ ہو سکے ان کی نمائندگی گورنر احسن کریں گے۔

پاکستان کا ایک ثقافتی وفد بھی اس موقع پر نیپالی حکومت کی دعوت پر کھٹمنڈو جا رہا ہے۔ جہاں وہ اپنے فن کا مظاہرہ کرے گا۔

بزم شماریات کا سالِ رواں کا پہلا اجلاس

بزم شماریات تعلیم الاسلام کالج کا سال رواں کا پہلا اجلاس ۷۰-۲-۱۵ بروز اتوار ایک بجے کیمسٹری تھیٹر میں منعقد ہوا۔ مہمان خصوصی قاضی محمد اسلم صاحب ایم اے پرنسپل تعلیم الاسلام کالج تھے۔

تقریب کا آغاز تلاوت قرآن پاک سے ہوا جو کالج کے طالب علم نصیر الحق نے کی۔ تلاوت کے بعد بزم شماریات کے صدر سلیم الدین نے بزم کے عہدیداران کا تعارف کروایا۔ سال رواں کے لئے جو عہدیدار منتخب ہوئے ہیں وہ یہ ہیں۔ صدر سلیم الدین فورتھ ایئر نائب صدر۔ کریم الدین تھرڈ ایئر سیکرٹری مشہود الحق سیکنڈ ایئر۔ جائنٹ سیکرٹری۔ مصدق مسعود۔ اسسٹنٹ سیکرٹری طارق جاوید۔

اس اجلاس میں سب سے پہلے خالد امیر فورتھ ایئر نے شماریات کی تاریخ" کے موضوع پر ایک مضمون پڑھا۔ اس کے بعد نصیر احمد سال چہارم نے تعلیم الاسلام کالج ربوہ کے طلبا کے متعلق ایک شماریاتی جائزہ' کے موضوع پر دلچسپ مقالہ پڑھ کر سنایا۔ آخر میں پرنسپل صاحب نے طلبا کو اپنے ارشادات سے نوازا۔ اور دو بجے یہ تقریب اختتام پذیر ہوئی۔

(مشہود الحق۔ سیکرٹری بزم شماریات تعلیم الاسلام کالج ربوہ)

حضرت سیدہ ام مظفر احمد صاحبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی وفات پر مختلف احمدی جماعتوں کی طرف سے قرارداد ہائے تعزیت

قبل ازیں الفضل میں سلسلہ کے مختلف ادارہ جات کی طرف سے آمدہ قرارداد ہائے تعزیت کو شائع کیا گیا ہے۔ بقیہ قراردادیں بوجہ عدم گنجائش شائع نہیں ہو سکتیں۔ لہٰذا صرف ان مقامات کے نام درج کئے جاتے ہیں۔ جہاں سے قراردادیں موصول ہوئی ہیں۔

ڈھاکہ	پشاور	جھنگ	راولپنڈی	کراچی	چاٹگام
ضلع لاہور	ساہیوال	سرگودھا شہر	ڈیرہ اسماعیل خان	اسلام آباد	الجمعیۃ العلمیۃ جامعہ احمدیہ ربوہ
نبول	کوہاٹ	جہلم	سہالپور	ڈیرہ غازی خان	
پاکپتن	اوکاڑہ	اسلامیہ پارک لاہور	محمد آباد اسٹیٹ	مانگٹ اونچے	
چکہ چٹھہ	دیپالپور	گرمولا ورکاں	مجلس خدام الاحمدیہ پشاور	لجنہ کھاریاں	
لجنہ اماء اللہ لاہور	لجنہ دارالرحمت شرقی۔	لجنہ بشیرآباد	مجلس خدام الاحمدیہ لاہور	لجنہ شیخوپورہ	
مجلس انصار اللہ لاہور	مظفرآباد	چک ۱۲۱/ج۔ب۔ گوکھووال			

درخواست ہائے دعا

میرے والد محترم محمد صادق صاحب فاروقی ایک عرصہ سے بیمار چلے آ رہے ہیں۔ احباب جماعت سے ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے نہایت دردمندانہ درخواست ہے۔

(حکیم محمد اسلم فاروقی۔ ربوہ)

۲۔ میرے عزیز برادرم رحمت خان کو کھاریاں میں چند دن ہوئے گر جانے سے چوٹ آ گئی ہے۔ اور ملٹری ہسپتال کھاریاں میں بغرض علاج داخل ہیں۔ ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(میاں غلام محمد سب انسپکٹر سکھر)

مصری اور اسرائیلی طیاروں کے حملے

قاہرہ ۲۷ فروری۔ مصری طیاروں نے نہر سویز کے شمالی علاقہ میں الکاپ اور القنطرہ کے علاقوں میں اسرائیل کے فوجی ٹھکانوں پر حملے کئے۔ حملے کے بعد تمام طیارے سلامتی سے واپس آ گئے۔ اسرائیلی طیاروں نے کل قاہرہ سے ۲۲ میل مغرب کی طرف میزائلوں کے ایک اڈہ پر حملہ کیا۔

✶ قاہرہ ۲۷ فروری۔ یوگوسلاویہ کے صدر ٹیٹو اور متحدہ عرب جمہوریہ کے صدر ناصر نے کہا ہے کہ عرب ممالک کے خلاف اسرائیلی جارحیت مشرق وسطیٰ کے مسلسل بے چینی کا باعث ہے۔

معجونِ فلاسفہ کمر اور جوڑوں کے درد، گردہ کی پتھری، دانتوں کی مضبوطی کے لئے کامیاب نسخہ۔ قیمت فی تولہ ۲۵ پیسے دواخانہ خدمت خلق ربوہ

کفّار کے اِس اعتراض کا جواب کہ سارا قرآن ایک ہی دفعہ کیوں نازل نہ ہوگیا

قرآن مجید کے آہستہ آہستہ لمبی مدت تک نازل ہونے میں ایک بہت بڑی حکمت پوشیدہ تھی

سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سورۃ الفرقان کی آیت وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَوْلَا نُزِّلَ عَلَيْهِ الْقُرْاٰنُ جُمْلَةً وَّاحِدَةً كَذٰلِكَ لِنُثَبِّتَ بِهٖ فُؤَادَكَ وَرَتَّلْنٰهُ تَرْتِيْلًا کی تفسیر کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ:-

"ان آیات میں کفار کے اس اعتراض کا جواب دیا گیا ہے کہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پر سارا قرآن ایک ہی دفعہ کیوں نازل نہیں ہوگیا۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ خدا کا کلام نہیں بلکہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اسے حسب موقع خود تصنیف کر لیتے ہیں۔ فرماتا ہے یہ تو درست ہے کہ واقعہ میں یہ قرآن ایک ہی دفعہ نہیں اترا بلکہ آہستہ آہستہ ایک لمبی مدت میں نازل ہوا ہے مگر اس کی وجہ یہ ہے کہ ہم اس طریق سے تیرے دل کو ثبات بخشنا چاہتے ہیں۔ اور پھر ہم نے اس کی ترتیب بھی نہایت اعلیٰ درجہ کی رکھی ہے۔ اسی طرح قرآن کریم کو آہستہ آہستہ نازل کرنے کا ایک یہ بھی فائدہ ہے کہ کوئی بات جو اعتراض کے طور پر یہ لوگ بیان کر دیتے ہیں تو ہم اس کے مقابلہ میں حق اور بہتر تفسیر قرآن کریم میں بیان کر دیتے ہیں۔

تعجب ہے کہ عیسائی مستشرقین اب بھی یہی اعتراض کرتے رہتے ہیں کہ قرآن کریم کا ٹکڑے ٹکڑے نازل ہونا بتاتا ہے کہ یہ خدا کا کلام نہیں بلکہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اپنی تصنیف ہے۔ آخر خدا کو کیا ضرورت تھی کہ اپنا کلام ٹکڑے ٹکڑے کر کے نازل کرتا۔ اسے تو اگلا پچھلا سب حال معلوم ہوتا ہے اور وہ اپنا کلام یکدم بھی نازل کر سکتا ہے اس کا آہستہ آہستہ ایک کتاب کی صورت میں مرتب ہونا بتاتا ہے کہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو جیسے جیسے حالات پیش آتے جاتے تھے ویسا ہی وہ اُن کا قرآن کریم میں ذکر کر دیتے تھے۔ اللہ تعالیٰ اس سوال کا جواب دیتے ہوئے فرماتا ہے کہ ہم نے اپنے کلام کے نزول کے لئے یہ طریق اس لئے اختیار کیا ہے کہ ہم اس کے ذریعہ تیرے دل کو مضبوط کرنا چاہتے ہیں گویا قرآن کریم کا ٹکڑے ٹکڑے نازل ہونا خدا تعالیٰ کی کسی کمزوری کی وجہ سے نہیں بلکہ اس وجہ سے ہے کہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے دل کو ثبات اور طاقت حاصل ہو۔

اب سوال پیدا ہوتا ہے کہ قرآن کریم کے آہستہ آہستہ نازل ہونے سے آپ کے دل کی مضبوطی کس طرح ہو سکتی تھی سو اس کے متعلق چند امور کا بیان کر دینا ضروری معلوم ہوتا ہے۔

۱۔ پہلی بات تو یہ ہے کہ اگر ایک ہی دفعہ سارا قرآن نازل ہو جاتا اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم اس سے استدلال کرتے رہتے تو آپ کے دل کو ایسی تقویت حاصل نہیں ہو سکتی تھی۔ جیسے کسی امر کے متعلق فوراً کلام الٰہی کے اترنے سے ہو سکتی ہے چنانچہ دیکھ لو۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو جو لطف اس میں آتا ہوگا کہ آپ کوئی کام کرتے اور اس کے متعلق اُسی وقت وحی نازل ہو جاتی اور خدا تعالیٰ اپنی مرضی اور منشاء کا اظہار کر دیتا۔ وہ لطف کہیں اجتہاد سے کہاں حاصل ہو سکتا ہے۔ آپ کو تو جب بھی کوئی اہم واقعہ پیش آتا اُس کے متعلق آپ پر کلام الٰہی نازل ہو جاتا اور اس طرح آپ کو معلوم ہو جاتا کہ اس بارہ میں خدا تعالیٰ کا کیا منشاء ہے۔ اگر اجتہاد سے ہی آپ آیاتِ قرآنیہ کو کسی واقعہ پر چسپاں کرتے تو اس سے آپ کو وہ لطف نہ آتا جو اس صورت میں آتا تھا۔

۲۔ قرآن کریم کا آہستہ آہستہ نزول تثبیت فؤاد کا اس طرح بھی موجب بنا کہ جو کتاب ساری دنیا کے عمل کے لئے آئی ہو اُسے محفوظ رکھنا بھی ضروری تھا۔ اگر قرآن ایک ہی دفعہ سارے کا سارا نازل ہو جاتا تو اُسے وہی شخص حفظ کر سکتا جو اس کے لئے اپنی زندگی وقف کر دیتا۔ لیکن آہستہ آہستہ اترنے کے نتیجہ میں سینکڑوں لوگ اس کو یاد کرنے کے لئے تیار ہو گئے۔ اور اپنے دوسرے کاروبار کے ساتھ ساتھ اسے بھی حفظ کرتے گئے۔ اس طرح رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا دل اس یقین سے لبریز ہو گیا کہ یہ کتاب ضائع نہیں ہوگی بلکہ قیامت تک محفوظ رہے گی۔ یہی وجہ تھی کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے وقت بہت کثرت سے ایسے لوگ پائے جاتے تھے۔ جنہیں قرآن کریم حفظ تھا۔ مگر اب اس نسبت کے لحاظ سے کم ہوتے ہیں۔ اس لئے کہ تھوڑا تھوڑا نازل ہونے کی وجہ سے بہت لوگ اسے ساتھ ساتھ یاد کرتے جاتے تھے۔"

(باقی)

[تفسیر کبیر سورۃ الفرقان ص ۵۶، ص ۵۷]

○

تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ میں
ٹرینڈ اساتذہ کی فوری ضرورت

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے قائم کردہ تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ میں اس وقت چار میٹرک، جے وی۔ تین ایس وی اساتذہ اور ایک ٹرینڈ ڈرائنگ ماسٹر کی فوری ضرورت ہے۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ نے حال ہی میں ازراہِ نوازش ان اساتذہ کی ابتدائی تنخواہیں اور گریڈز گورنمنٹ گریڈز کے قریب قریب مقرر فرما دیئے ہیں۔ میں ان مخلصین سے جن کی بڑی خواہش ہے کہ وہ مرکز میں رہ کر حضور کے منشاء مبارک کے مطابق قوم کے بچوں کی تربیت میں حصہ لے کر دین و دنیا میں سرخرو ہوں اور اس سکول کے اساتذہ میں شمار ہوں جس میں ہمارے محبوب آقا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ اور کئی ایک دیگر اکابر صحابہ رضوان اللہ علیہم کام کر چکے ہیں اور جس کے فارغ التحصیل طلباء میں سے بیسیوں مبلغ بن کر ایک دنیا کو راہِ ہدایت دکھا کر اپنے مولیٰ سے جا ملے اور سینکڑوں اس مبارک راستہ پر گامزن ہیں اور آئندہ ہوں گے انشاء اللہ۔ یہ کتنی بڑی سعادت ہے اور صدقہ جاریہ کے طور پر حصولِ ثواب کا موقع ہے۔ دُنیا تو انسان بہت کماتا ہے لیکن مبارک وہ ہے جو دُنیا کے ساتھ ساتھ دین بھی کمائے اور جب سب کچھ چھوڑ چھاڑ کر اپنے رب سے ملے تو اس کا چہرہ منور ہو اور دل مطمئن۔ پس میں اُن نوجوانوں، ٹرینڈ ایس وی۔ اور جے وی اساتذہ سے جو ابھی تک ملازمت کے حصول کے لئے کوشاں ہیں یا تھوڑا عرصہ قبل ہی ملازمت حاصل کر چکے ہیں اپیل کرتا ہوں کہ وہ اپنی اپنی درخواستیں امیر مقامی کی تصدیق سے میرے نام جلد ارسال کریں۔ ایسے مبارک مواقع بار بار نہیں آتے اور جب آتے ہیں تو انہیں پانچ دس روپیہ ماہوار کے تفاوت کی بناء پر ضائع کر دینا کسی عقلمند اور مخلص قوم کا شیوہ نہیں ہوتا۔ اللہ تعالیٰ آپ کی راہنمائی کرے۔ آمین۔

(حبیب الرحمٰن ملک۔ ہیڈ ماسٹر تعلیم الاسلام ہائی سکول۔ ربوہ)

عشرہ حفظ ستره آیات ـــ یکم امان (مارچ) تا دس امان (مارچ) ۱۳۴۹ھ

مجلس اطفال الاحمدیہ ربوہ

مندرجہ ذیل پروگرام کے تحت جن اطفال نے ابھی تک آیات حفظ نہیں کیں انہیں آیات حفظ کروانے کے لئے عشرہ حفظ ستره آیات منایا جا رہا ہے۔ پروگرام حسب ذیل ہے۔

(۱) جن اطفال کو آیات حفظ نہیں ہیں ان کی فہرست تیار کی جائے۔

(۲)۔ ان اطفال کی بعد نماز مغرب روزانہ نصف گھنٹہ کلاس لگائی جائے۔

(۳) ان اطفال کو مرکز کی طرف سے شائع کردہ آیات چھپا کر دی جائیں جن کو وہ مذکورہ کلاس میں حفظ کریں۔ (۴) کلاس میں حاضری کو ریکارڈ کیا جائے

۵۔ جو اطفال اس کلاس میں شامل نہ ہوں روزانہ ان کے والدین سے رابطہ قائم کیا جائے۔

(۶) پوری کوشش کی جائے کہ اس عشرہ کے بعد ربوہ کا کوئی طفل ایسا نہ رہے جس کو ستره آیات حفظ نہ ہو چکی ہوں۔

۷۔۔ ۱۰ مارچ کو اسم وار مکمل رپورٹ دفتر مقامی کو ارسال کر دی جائے۔

سو فیصد کامیاب منتظمین انعام کے مستحق ہوں گے۔

محمد اعظم ملک

(ناظم اطفال مجلس خدام الاحمدیہ مقامی ربوہ)